



صدر جم۔ وری۔ کا سکرٹریٹ

نومبر 2017ء راشٹریتی بھون میں مقتدر انڈولوجسٹ ایوارڈ 2017 تفویض کیے جانے کے موقع پر صدر جم۔ وری۔ ند جناب رام ناتھ کووند کا خطاب

Posted On: 27 NOV 2017 8:02PM by PIB Delhi

نئی دہلی۔ 28 نومبر۔

در انڈولوجسٹ ایوارڈ تقریب میں آپ سبھی کا گرم جوشان۔ خیرمقدم کرتا۔ وں۔ یہ میرے لیے ایک اعزاز کی بات ہے کہ میں معروف دانشوران اور معزز شخصیات کی اس مقتدر مجلس سے خطاب کرے۔

چند صدیوں قبل مختلف شعبہ حیات کے افراد نے ہم مل کر بھارت کے قدیم ماضی پر توجہ مرکوز کی تھی اور اس کے نتیجے میں انڈولوجی وجود میں آئی۔ دنیا بھر کے دانشوران نے بھارتی تہذیب اور اس کے قدیم ورثے کو سمجھنے کیلئے مطالعے کا سلسلہ جاری رکھا ہے۔ مقتدر انڈولوجسٹ ایوارڈ ایسے تمام دانشوروں کے کام کا اعتراف کرنے کیلئے ایک معقول ترین ایوارڈ ہے۔ یہ کام ماضی اور حال دونوں کی جستجو کرتا ہے اور اس میں بھارتی فکر اور اظہار کی تلاش کرتا ہے۔ میں ثقافتی تعلقات کی بھارتی کونسل کو ان کے اس اقدام کیلئے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

خوانین و حضرات

مقتدر انڈولوجسٹ ایوارڈ جاپان کے پروفیسر۔ یروشی مروٹی کو پیش کرتے ہوئے مجھے بہت مسرت۔ وری۔ ہے۔ میں نے یہ کام اس طرح سے انجام دیا ہے کہ بھگوان بدھ۔ میں پیچھے سے آشیرواد دے رہے ہیں اور شاید اس کی وجہ سے اس ایوارڈ کی تفویض مزید اہمیت کے حامل۔ وگنی۔ ہے۔ پروفیسر۔ یروشی مروٹی نے بھارتی فلسفے اور بدھسٹ مطالعات پر سچے دل سے لکھی ہیں۔ ان کی بہت سی معروف اشاعت اور تصنیفات اور تحقیقی مقالے دنیا بھر میں متعدد موضوعات پر حرف آخر خیال کیے جاتے ہیں۔ جاپان کی جاپانی ایسوسی ایشن نے انڈین اینڈ بدھسٹ اسٹڈیز کے صدر کے طور پر انہوں نے جاپان کے نوجوانوں میں انڈولوجی کی ترویج و اشاعت کیلئے اپنا قابل ذکر تعاون دیا ہے۔ میں انہیں اس مقتدر ایوارڈ کے حصول پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انڈولوجی میں ان کے اس مثالی تعاون کیلئے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ہمارے لیے یہ ازحد اطمینان کی بات ہے کہ تیسرا مقتدر انڈولوجی ایوارڈ جاپان کے ایک ایسے دانشور کو دیا گیا ہے جس کا تعلق ایک ایسے ملک سے ہے جہاں ان وسیع پیمانے پر خیالات اور نظریات، فنون، ادب اور مذہبی فلسفے کا صدیوں سے تبادلہ ہوتا رہا ہے۔ اس سلسلے نے دونوں ملکوں کے عوام کے مابین گہرے روحانی روابط اور ثقافتی رواداری کو فروغ دیا ہے۔

ہماری نظر میں جاپان کے دانشوروں کی لمبی فہرست ہے۔ کیسی۔ نو۔ مکیبی اور کوبو ڈینشی، کانا سلیری کو فروغ دینے کا سہارا انہیں دے کر ہے۔ انہوں نے بھارت کے دانشوروں نے سنسکرت سیکھی تھی جس کی وجہ سے یہ مماثلت پیدا ہوئی کہ ہم دیوناگری اور جاپانی سلیری کے درمیان یکسانیت پاتے ہیں۔ کچھ دیگر یکسانیتیں بھی ہیں جو ہمارے علم میں آئی ہیں۔ جاپانی زبان میں جملے سنسکرت کی ہی ترتیب میں لکھے جاتے ہیں۔ فاعل (کرتا) جس کے بعد مفعول (کرم) آتا ہے اور اس کے بعد آتا ہے فعل (کریا) آتی ہے۔ ان چیزوں کا ہمارے اوپر ملاحظہ اثر پڑا۔ اوکا کرا تینشن اور سوامی وویکانند اور گرو دیو روندرا تھ ٹیگور سے ان کی وابستگی کی وجہ سے بھارت جاپان کے درمیان مفاد میں ایک نیا باب شروع ہوا۔ جاپان کے اپنی روایتی اقدار کو برقرار رکھتے ہوئے جدت اختیار کرنے میں کامیابی حاصل کرنے سے دونوں ہی ملکوں پر گہرا اثر پڑا۔

آج جب بھارت جاپان تعلقات ایک بلندی پر پہنچ گئے ہیں، انڈولوجی اور پروفیسر۔ یروشی مروٹی اور ان کے ساتھی دانشوروں کے کام کی زیادہ اہمیت۔ وگنی۔ ہے۔

خوانین و حضرات

ولوجی بھارت کا مطالعہ ہے جو کئی پہلوؤں سے قدیم ثقافت اور تہذیب کا مطالعہ ہے۔ یہ بات انتہائی دلچسپ ہے کہ سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں وقت کے دھاروں نے سنسکرت اور قدیم بھارتی مواد کے مطالعے کیلئے مغربی دانشوروں میں کس طرح کی ری دلچسپی پیدا کی۔ یورپ میں یونیورسٹیوں اور بھارت میں، مشرقی علوم کا مطالعہ کرنے والوں نے اپنی فکریات میں اطمینان محسوس کیا اور شکنتلم کی ادبی نزاکت کی تعریف کی۔ موینٹر ولیمز اور دیگر نے رامائن اور بھارت میں بھارتی سوچ اور اقدار کے اشارے پائے۔ بھارتی علوم کے عظیم ماہر میکس ملر نے کہا تھا جسے میں نے ان دوروں کا مطالعہ کیا۔ **وہاں گھر مجھ سے پوچھا جائے کہ آسمان کے کس حصے کے نیچے انسانی ذہن نے اپنے کچھ سب سے زیادہ پسندیدہ تحفے تیار کیے ہیں اور اس نے زندگی کی سب سے بڑی مشکلات پر سب سے زیادہ گہرائی سے غور کیا ہے اور اس نے ان میں سے کچھ معاملات کے حل تلاش کیے ہیں جو ان لوگوں تک کی توجہ کے مستحق ہیں جنہوں نے افلاطون اور کینٹ کو بڑھا ہے، تو میں بھارت کی طرف اشارہ کروں گا۔**

سوامی وویکا نند سے لیکر راجا رام موہن رائے تک روحانی پیشواؤں اور سماجی مصلحوں نے بھارتی علوم کے ماہرین کی تحریروں کو گہرائی سے غور کیا اور بھارت کے لوگوں کو ان کی قدیم وراثت کو یاد دلایا۔ بھارتی علوم کے ماہرین بھارت میں ایک نیا شعور لیکر آئے جس کی وجہ سے بھارت کے عوام میں جذبہ فخر پیدا ہوا۔ یہ لوگ بھارت اور مغربی دنیا کے درمیان ایک پل بن گئے۔ اس کی وجہ سے بھارتی دانشوروں کی بھارتی علوم حاصل کرنے حوصلہ افزائی ہوئی۔

بھارتی ثقافت اور اس کی بہت سی معاون خاصیتیں صدیوں پر محیط ہیں۔ وقت کی گہرائی نے اسے ایک انفرادی طاقت اور کردار بخشا۔ یہ مربوط اور گہری فلسفیانہ اور دوسروں کو تہذیب دینے والی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ خاصیتیں وقت کے تیز دھاروں میں بھی موجود رہیں اور وقت کی حدود کو پار کرتی ہوئی ہیں۔ ان تک پہنچیں۔ ندوستائیت کی شناخت سب کی شمولیت سے کی جاتی ہے جس کی جڑیں دھرمو رکشتی رکشت۔ کے اصول میں دی ہیں۔ جو دھرم یا صحیح ترتیب ہے اور جب اسے تحفظ دیا جاتا ہے تو وہ بغیر کسی کو نظر انداز کیے سبھی تحفظ دیتا ہے۔

خوانین و حضرات

ہم سب ایک عالمی برادری کی حیثیت سے رہتے ہیں۔ اس وقت ہمارے میٹھا۔ مت کی اور زیادہ ضرورت ہے۔ نئے نظریات۔ ماری روز مرہ کی زندگی کو تشکیل دے رہے ہیں۔ عوام اور پالیسی ساز زندگی کو اور زیادہ مستحکم بنانے کے متبادل پر غور کر رہے ہیں، ایک ایسی زندگی جس میں ہم اپنے ارد گرد فطرت اور ماحول کے ساتھ ہم زیست۔ تعلقات رکھتے ہیں۔ ہم اپنے اپنی علوم اور قدیم فہم و فراست میں گہرائی سے رہ رہے ہیں، جس کے تحت ہم اپنی بہترین حوصلیابیوں کو بنی نوع انسان سے مشترک کرتے ہیں۔ بھارت انسانیت کی بھلائی کیلئے یوگ اور ایوروید کی خاصیتوں کی وضاحت کرنے کی بہترین کوشش کر رہا ہے۔ اسی طرح دوسرے ممالک اور معاشرے بھی اپنی روایتی، ثقافتی، باطن نگاری کے احیاء کی کوششیں کر رہے ہیں۔ ایسے منظر نامے میں انڈولوجی عوام کے مابین بہتر مفاد کے فروغ دینے اور یہ بنانے کیلئے کہ بھارت کے پاس بنی نوع انسان کو پیش کرنے کیلئے کیا ہے مزید اہمیت اختیار کرگئی ہے۔

کئی نسلوں سے بھارتی علوم کے ماہرین نے بھارت کی تاریخ اور تہذیب کو گہرائی سے سمجھنے میں مدد کی ہے۔ ہم انڈولوجی میں پروفیسر۔ یروشی مروٹی کے تعاون کیلئے صحیح معنوں میں شکرگزار ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح کی کوششوں سے نہ صرف کلاسیکل بھارتی علوم کے مطالعے اور تحقیق میں گہری دلچسپی پیدا ہوگی بلکہ بھارت کا اس کے سبھی پہلوؤں سے مطالعہ کرنے میں بھی دلچسپی پیدا ہوگی۔

ن الفاظ کے ساتھ میں پروفیسر۔ روشی مروٹی کو ایک مرتبہ پھر مبارکباد دیتا ہوں۔ میں ان کی مستقبل کی کوششوں میں ہر طرح کی کامیابی کیلئے نیک خواہشات پیش کرتا ہوں۔

شکریہ

جئے۔ ند

م۔ ن۔ اس۔ ع۔ ن۔

U-5978

